

زندگی کو پُر سکون بنانے، دنیا و آخرت میں کامیابی اور ترقی کا فلسفہ سمجھنے
اور بامقصد زندگی گزارنے کے لیے مطالعہ کیجیے:

Meaningful Life & Time Management

بامقصد زندگی اور تنظیم وقت کی حقیقت اور ضرورت

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

بامقصد زندگی اور تنظیم وقت کی حقیقت اور ضرورت

خیرے کن اے فلاں! وغنیمت شمار عمر
 زان پیشتر کہ بانگ برآید: فلاں نماںد (گلستانِ سعدی)

ہور ہی ہے عمر مثل برف کم چپکے چپکے، رفتہ رفتہ، دم بہ دم
 سانس ہے اک رہر و ملکِ عدم دفعتاً اک روز جائے گا تھم

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
 کر لے جو کرنا ہے، آخر موت ہے (کشکولِ مجذوب)

وقت کیا ہے؟

وقت کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کو آپ مختلف پیرایوں میں بیان کر سکتے ہیں جیسے: پیدائش سے لے کر موت تک کی مہلت کا نام وقت ہے۔ ارادہ خداوندی کے پورے ہونے کے زمانے کا نام وقت ہے۔ عمل کی مہلت کا نام وقت ہے۔ سنبھل جانے کا نام وقت ہے۔ وقت ایک موقع کا نام ہے۔ کچھ کر گزرنے کے موقع کا نام وقت ہے۔

پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ وقت کی یہ بیش بہا نعمت عطا کر کے ہمیں ایک بڑی مہلت دے رکھی ہے، جس میں بہت سے امور سرانجام دینے ہوتے ہیں، جیسے: پرورش بھی پانی ہے، تعلیم و تربیت بھی حاصل کرنی ہے، معاش کا انتظام بھی کرنا ہے، اپنی ضروریات بھی پوری کرنی ہیں، تعلقات بھی نبھانے ہیں، خوشی غمی سے بھی واسطہ پڑنا ہے، اپنے مقاصد بھی پورے کرنے ہیں، آخرت کی تیاری بھی کرنی ہے، الغرض اپنی ذات سے لے کر حقوق اللہ اور حقوق العباد تک بہت سے امور ایسے ہیں جو ہمیں اسی وقت میں سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ اس مختصر سے فلسفے سے بھی وقت کی قدر و قیمت کا احساس بخوبی ہو جاتا ہے کہ وقت بس ایک مہلت اور موقع ہے، جس نے اسے قیمتی بنایا تو

وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب، اور جس نے اسے ضائع کیا تو اس نے اپنا ہی نقصان کیا، جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑتا ہے۔

وقت کی قدر و قیمت اسلام کی نظر میں:

وقت وہ قابل قدر چیز ہے کہ انسانی عقل سمیت تمام ادیان و مذاہب اس کی اہمیت کا درس دیتے ہیں، وقت کی قدر دانی کی تاکید کرتے ہوئے وقت ضائع کرنے کی مذمت کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ دین اسلام وہ واحد دین ہے کہ جو وقت کی قدر و قیمت کا سب سے بڑا علمبردار اور سب سے عظیم داعی ہے۔ اسلام چوں کہ آسمانی دین ہے جو خالق کائنات کا عطا کردہ نظام ہے، اس لیے صرف یہی دین ہی ہمیں بہترین طریقے سے یہ درس دے سکتا ہے کہ وقت کی قدر کیسے کی جاسکتی ہے؟ وقت کو کن امور میں صرف کرنا چاہیے اور کن امور سے اجتناب کرنا چاہیے؟ کیوں کہ زندگی بھی اللہ نے دی، وقت بھی اللہ نے دیا، ہمیں بھی اللہ نے پیدا کیا، زندگی گزارنے کا ڈھنگ بھی اللہ نے سکھایا، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وقت کی قدر دانی سے متعلق اسلام کی تعلیمات کس قدر روشن ہو سکتی ہیں!! اس لیے اسلام اپنے ماننے والوں کو وقت کی قدر کرنے، وقت کو قیمتی امور میں صرف کرنے کا عظیم درس دیتا ہے، اور وقت کو ضائع کرنے سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔

وقت کی قدر دانی قرآن کی نظر میں:

1: قرآن کریم میں مختلف اوقات کی قسم: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وقت کی قدر و قیمت سمجھانے اور انہیں درست استعمال کرنے کے لیے مختلف اوقات کی قسم کھائی ہے: کہیں زمانے کی قسم، کہیں فجر کی قسم تو کہیں صبح کی قسم، کہیں دن کی قسم تو کبھی رات کی قسم۔ ظاہر ہے کہ قسم انہی چیزوں کی کھائی جاتی ہے جو قابل قدر و اہمیت ہوتی ہیں، اور جس چیز کی قسم اللہ تعالیٰ کھالے تو اس کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ان قسموں سے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت بھرپور انداز سے نمایاں ہو جاتی ہے۔

2: کفار جب جہنم میں فریاد کریں گے کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تاکہ ہم نیک اعمال کر لیں تو ان سے کہا جائے گا: **أَوَلَمْ نَعْمَرَكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ التَّذْيِيرُ**. [فاطر: 37]
ترجمہ: کیا ہم نے تم کو عمر نہیں دی تھی کہ جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر بھی) آیا تھا۔

اس کے علاوہ بہت سی آیات میں دنیا میں دی گئی مہلت کی قدر نہ کرنے والوں کی حسرت اور افسوس کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے کہ دنیا عمل کی جگہ ہے، اس میں زندگی کو قیمتی بنایا جائے تاکہ آخرت میں افسوس نہ کرنا پڑے۔

وقت کی قدر دانی پر احادیث مبارکہ:

- 1: حضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:
زندگی کو موت سے پہلے۔ فرصت کو مصروفیت سے پہلے۔ جوانی کو پڑھاپے سے پہلے۔ مالداری کو فقر سے پہلے۔ صحت کو بیماری سے پہلے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 35460)
- 2: حضور ﷺ نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں:
ایک صحت اور دوسری فرصت۔ (صحیح بخاری حدیث: 6412)
- 3: حضور ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔

(مسند احمد حدیث: 1737)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے پانچ لاکھ احادیث میں سے چار احادیث کا انتخاب فرمایا جو دین کی بنیاد ہیں، جن میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے۔

- 4: حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب افضل عمل کون سا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز وقت پر ادا کرنا۔ (صحیح بخاری حدیث: 7534)

یہ احادیث مبارکہ وقت کی قدر دانی کا بہترین درس دیتی ہیں۔

وقت کی اہمیت سے متعلق امتِ مسلمہ کی عظیم شخصیات کے قیمتی اقوال:

- 1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس دن سے زیادہ افسوس اور کسی چیز پر نہیں ہوتا جس کا سورج غروب ہو جائے، کہ میری عمر تو کم ہو جاتی ہے لیکن میرے عمل میں اضافہ نہیں ہو پاتا۔
- 2: امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضراتِ صوفیائے کرام کی صحبت میں رہ کر دو باتیں سیکھی ہیں: (1) وقت ایک تلوار ہے، اگر تم اسے نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ ڈالے گا۔ (2) اپنے نفس کو اچھے کاموں میں مشغول کر دو، ورنہ تو وہ تمہیں بُرے کاموں میں مبتلا کر دے گا۔
- 3: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمانہ تو تیرا ہی نام ہے، جب ایک دن گزر جاتا ہے تو درحقیقت تیرا ہی کچھ حصہ گزر جاتا ہے، اور میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ جن کے نزدیک وقت درہم و دینار یعنی مال و دولت سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔
- 4: امام خلیل احمد فراہیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر سب سے زیادہ بھاری وہ لمحے ہوتے ہیں جن میں میں کھانا کھاتا ہوں (کہ وہ ضائع کیوں چلے جاتے ہیں)۔
- 5: حضرت عبید بن جعفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ پر تیس برس ایسے گزرے ہیں کہ میں نے رات کا کھانا کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں کھایا، بلکہ میری ایک ہمشیرہ تھی جو مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی رہتی اور میں احادیث لکھتا رہتا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء)
- 6: مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر بیت الخلا میں بیٹنے والا وقت بہت ہی شاق ہوتا تھا کہ یہ وقت بیکار کیوں چلا جاتا ہے، تو حضرت نے اس کے لیے یہ تجویز فرمایا کہ اس وقت بیت الخلا کا لوٹا دھولیتے تھے تاکہ وقت قیمتی بنے۔
- 7: وقت برف کی مانند: ایک دانشور کا قیمتی قول ہے کہ وقت برف کی مانند ہے کہ یہ مسلسل پگھلتا ہی چلا جاتا ہے اور کسی کا بھی انتظار نہیں کرتا۔

8: شیطان کی مذمت بہتر یا ذکر اللہ؟: حضرت رابعہ بصریہ رحمہما اللہ کے سامنے بعض لوگ شیطان کو بُرا کہہ رہے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ شیطان کی مذمت سے بہتر یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کیا جائے۔

وقت کی قدر دانی اور ٹائم مینیجمنٹ سے متعلق اسلامی تعلیمات کا درس:

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک خوبی یہ بھی رکھی ہے کہ اس کی تعلیمات بذاتِ خود بھی ایسی ہیں جو ہمیں وقت کی قدر دانی اور ٹائم مینیجمنٹ کا بہترین درس دیتی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

شب و روز کی پانچ نمازیں اور ان کے مقررہ اوقات بذاتِ خود ایک عظیم درس ہے کہ اگر یہ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کر دی جائیں تو بہت ہی بہترین عمل ہے لیکن وقت گزرنے کے بعد ظاہر ہے کہ ان کا وہ مقام اور اجر و ثواب نہیں رہتا، اور روزے کے بارے میں یہ حدیث تو بالکل ہی واضح ہے کہ اگر کسی نے بلا عذر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو وہ پھر عمر بھر روزے رکھتا جائے لیکن وہ روزے اس ایک روزے کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ معلوم ہوا کہ اپنے مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دینے کی کس قدر اہمیت ہے۔ اسی طرح حج، زکوٰۃ، قربانی، عدت، رضاعت، وغیرہ جیسے مخصوص اوقات میں سرانجام دیے جانے والے بہت سے احکام ہر ایک کو یہ سبق دیتے ہیں کہ وقت کی قدر و قیمت کیا ہے، نظام الاوقات کی حقیقت اور اہمیت کیا ہے، کوئی کام وقت پر ادا کرنے کے فوائد کیا ہیں، اسے وقت پر ادا نہ کرنے کے نقصانات کیا ہیں، ان تمام تعلیمات میں بہترین سبق ہے عقل والوں کے لیے، لیکن کیا آج تک ہم نے کبھی اس پہلو پر غور کیا ہے؟ اور کیا اسلام کی تعلیمات کے اس حُسن سے آگاہ ہوئے ہیں؟؟

منظم اور مربوط کائناتی نظام:

منظم اور مربوط یہ کائناتی نظام بذاتِ خود بھی بہت بڑا درس ہے وقت کی قدر دانی اور ٹائم مینیجمنٹ کا،

ہے کوئی عبرت لینے والا!!

نظام الاوقات کی حقیقت:

شب و روز میں سرانجام دیے جانے والے کاموں کے لیے اوقات مقرر کر لینے اور انھیں بروقت ادا کرنے کو تنظیم وقت یعنی ٹائم منیجمنٹ کہتے ہیں۔

نظام الاوقات کے فوائد:

نظام الاوقات کی وجہ سے ایک منظم زندگی وجود میں آتی ہے جو انسان کی ذات سے لے کر معاشرے تک کے لیے بڑی ہی راحت کا سبب بنتی ہے۔ اور یہی زندگی کی ایک بڑی خوبی اور کامیابی ہے کہ اسے نظم و ضبط کے تحت بسر کی جائے، اس کے علاوہ بھی نظام الاوقات کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے 10 یہ ہیں:

1: وقت کا صحیح استعمال نصیب ہوتا ہے۔

2: ہر کام کے لیے وقت میسر آتا ہے۔

3: ہر کام بروقت ہونے لگتا ہے۔

4: فضولیات سے اجتناب۔

5: وقت بامقصد امور میں گزرتا ہے۔

6: پریشانی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

7: کاموں کا بوجھ نہیں رہتا۔

8: پرسکون زندگی میسر آتی ہے۔

9: کام کے معیار میں فرق نہیں آتا۔

10: ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ سے نجات ملتی ہے۔

جبکہ نظام الاوقات مرتب نہ کرنے کی وجہ سے زندگی بے ڈھنگ سی گزرتی رہتی ہے جو بہت سی پریشانیوں کا سبب بنتی رہتی ہے۔

نظام الاوقات کیسے بنائیں؟

اگر ہم زندگی کا جائزہ لیں تو ہمیں بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری زندگی بھر کے کام مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں: کچھ زندگی بھر میں کبھی کبھار پیش آتے ہیں، کچھ سالانہ کی بنیاد پر ہوتے ہیں، کچھ ماہوار، کچھ ہفتہ وار اور کچھ یومیہ بنیادوں پر ہمارا سامنا کرتے ہیں، اسی کے ساتھ اگر ہم وقت کا جائزہ لیں تو وقت کی بھی مختلف نوعیتیں ہمارے سامنے آتی ہیں، مثلاً: سال کا دورانیہ۔ مہینے کا دورانیہ۔ ہفتے کا دورانیہ۔ دن کا دورانیہ۔ گھنٹے کا دورانیہ۔

ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نظام الاوقات بنانے کے لیے ہمیں درج ذیل کام کرنے ہوں گے:

- 1: اپنے لیے ایک کاپی یا ڈائری نمائیں۔
- 2: اپنے کاموں کا جائزہ لے کر اہم کاموں کو اس میں درج کریں۔
- 3: اہم کاموں میں سے جو اجنبی ہوں ان کو مقدم کریں۔
- 4: ہر کام کے لیے مناسب وقت مقرر کریں۔
- 5: شب و روز میں وقفے وقفے سے اس ڈائری کو دیکھتے جائیں تاکہ کوئی کام بھول نہ جائے۔

نظام الاوقات کب مفید ٹھہرتا ہے؟

یاد رکھیے کہ نظام الاوقات کی افادیت اسی صورت میں ہے جب اس ڈائری میں درج شدہ کام انھی کے مقررہ اوقات میں سرانجام دیے جائیں، ورنہ تو اس کا بھی فائدہ نہیں رہتا۔

وقت کی برکت کا مطلب کیا ہے؟

وقت کی برکت کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑے سے وقت میں اس قدر زیادہ کام ہو جاتا ہے کہ اس پر حیرت ہونے لگتی ہے۔

وقت کی برکت کیسے حاصل ہو؟

وہ 5 امور جن کی وجہ سے وقت میں برکت میسر آ جاتی ہے:

1: وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے اس کو اللہ کی مرضی کے خلاف کاموں میں استعمال نہ کیا جائے۔

2: نظام الاوقات بنایا جائے۔

3: وقت کو بامقصد امور میں صرف کیا جائے۔

4: لایعنی امور سے بچا جائے۔

5: کام میں ہمیشگی لائی جائے کہ اس میں شدید عذر کے بغیر کبھی ناغہ نہ کیا جائے، چاہے جیسے بھی حالات آئیں، بھلے معمولی سا کام کیا جائے لیکن مستقل کیا جائے کیوں کہ جو کام دھیرا دھیرا اور ہمیشہ ہو تو وہ ہو کر رہتا ہے!!

صبح کے وقت کی برکت:

جب نیا دن طلوع ہوتا ہے تو وہ ایک انقلاب کی نوید سناتا ہے جو نئے عزم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ صبح کا یہ وقت تازگی کا ہوتا ہے کہ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد رات کو نیند کی نعمت نصیب ہو جاتی ہے تو اس کے بعد انسان تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے۔ صبح کا یہ وقت نہایت ہی اہمیت کا حامل ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ نے قرآن کریم میں فجر اور صبح کی قسم کھائی ہے۔ یاد رکھیے کہ صبح کے وقت میں اللہ نے بڑی برکتیں رکھی ہیں، خود حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی ہے کہ اے اللہ! میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت عطا فرمائیے۔ اور آپ

ﷺ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو انھیں صبح بھیجتے۔ اور حضرت صحرا ایک تاجر آدمی تھے، اور وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو صبح ہی میں بھیجا کرتے، پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہو گئی۔

(سنن ترمذی)

جو لوگ صبح سویرے اپنے کام شروع کرتے ہیں ان کے کام اور اوقات میں برکت نصیب ہوتی ہے، یہ دن بھر بہت سے کام کر لیتے ہیں، انہیں وقت نہ ہونے کی بے جا شکایت نہیں ہوا کرتی، وہ تازہ دم ہوتے ہیں، ان کے جسم میں چستی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف جو لوگ صبح سوئے پڑے رہتے ہیں، انھیں سستی، نیستی اور کام کے بوجھ کی شکایت ہوتی ہے، ان کو برکت بھی نصیب نہیں ہوتی۔

وقت کی برکت کے چھ واقعات:

1: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن و سنت اور شرعی دلائل کی روشنی میں جو مسائل مستنبط فرمائے وہ تقریباً 12 لاکھ 70 ہزار ہیں۔ (معارف السنن)

2: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں ہزاروں فتاویٰ، بیانات اور دیگر عظیم الشان دینی خدمات کے ساتھ ساتھ 1500 سے زائد کتب تحریر فرمائیں، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس قلیل عمر میں اس قدر کثیر کام وقت کی برکت ہی تو ہے!!

3: حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے صرف 39 سال کی عمر پائی جس میں انہوں نے حیرت انگیز دینی خدمات کے ساتھ ساتھ 110 سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔

4: امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے زندگی میں ساڑھے تین لاکھ صفحات تحریر فرمائے۔

5: امام ابن عساکر رحمہ اللہ کی صرف تاریخ 80 جلدوں میں ہے۔

6: امام ابن شاہین رحمہ اللہ نے 300 سے زائد کتب لکھیں، جن میں سے صرف قرآن کی تفسیر ہزار جلدوں

میں ہے۔

ان جیسے بہت سے واقعات ایسے ہیں جن سے وقت کی حیرت انگیز برکت سامنے آتی ہے۔

آج وقت کیوں نہیں ہے؟؟

آج بہت سے لوگ وقت نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں کہ یار کیا کریں وقت ہی نہیں ملتا، حالاں کہ اگر دیکھا جائے تو ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی عظیم مقصد بھی نہیں ہوتا کہ اس میں لگن ہونے کی وجہ سے وقت کی قلت کا شکار ہوں۔ سوال یہ بنتا ہے کہ وقت نہ ہونے کی آخر وجوہات کیا ہیں؟ تو یاد رکھیے کہ وقت نہ ہونے کے کم از کم آٹھ اسباب درج ذیل ہیں:

➤ زندگی کی مصروفیات کے لیے نظام الاوقات کا نہ ہونا۔

➤ اہم کاموں کو ترجیح نہ دینا۔

➤ کام وقت پر نہ کرنا۔

➤ بے مقصد امور میں وقت صرف کرنا۔

➤ فضولیات میں مشغولیت۔

➤ غیر اہم امور کو زیادہ وقت دینا۔

➤ مباحثات میں کثیر وقت صرف کرنا۔

➤ وسعت سے زیادہ کام کا بوجھ سر پر ڈالنا۔

اپنی زندگی میں ان اسباب کا جائزہ لیں، اگر ہم ان باتوں کا شکار ہیں تو ان کو اپنی زندگی سے دور کر دیں، پھر ہم بخوبی دیکھ سکیں گے کہ ہمیں کس قدر اضافی وقت میسر آتا ہے!!

زندگی بامقصد بنائیں:

ہمارا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کا کوئی مقصد متعین نہیں کرتے، بلکہ ایک بے مقصد زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں، اور جو تھوڑا بہت کچھ کر بھی رہے ہوتے ہیں تو وہ بھی کسی منصوبہ بندی کے بغیر۔ حالاں کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد متعین کرنا نہایت ہی ضروری ہے، ورنہ تو اس

دنیا میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ٹھہرتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: **أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ.** [المؤمنون: ۱۱۵] کہ کیا تم لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف لوٹایا نہیں جائے گا۔ یہ آیت بے مقصد زندگی کی مذمت کر کے حقیقی مقصد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

کامیاب ترین لوگ اور بامقصد زندگی:

اگر دینی اور دنیوی ہر اعتبار سے کامیاب ترین انسانوں کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی سامنے آتی ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کر رکھا تھا اور اسی پر اپنا تن من دھن سب قربان کیا۔

وقت قیمتی بنانے سے متعلق چھ نکاتی فلسفہ اور اس کی تفصیل:

- جن چیزوں میں اللہ کی رضا ہے ان کو اہمیت اور ترجیح دینا۔
- جو کام اللہ کی رضا کے خلاف ہیں ان سے بھرپور اجتناب کرنا۔
- مباحات یعنی مفید جائز کاموں کو حدود میں رکھنا کہ ان کو مقصد کی بجائے ضرورت بنانا۔
- فضولیات یعنی دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع نہ کرنا۔
- جو چیزیں مقصد کے حصول میں معاون ہوں ان کو بھی اہمیت دینا۔
- جو چیزیں مقصد سے دور کر دیں ان سے دور رہنا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ وقت کو قیمتی بنانے کے لیے اسلام ہمیں ایک عظیم مقصد دیتا ہے اور یہ مقصد اس قدر عظیم الشان ہے کہ جو اپنے اندر دنیا اور آخرت کی ہر خیر سموئے ہوئے ہے، اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم دنیا میں ایک عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے ہیں، اور وہ ہے اللہ کی بندگی کر کے اس کی رضا حاصل کرنا، اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر زندگی گزارنا۔ اسی کو اللہ نے قرآن میں یوں بیان فرمایا ہے: **وَمَا خَلَقْتُ**

الْحِنِّ وَالْإِنْسِ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. (سورة الذاریات آیت: 56) اس مقصد کے حصول کے لیے اسلام نے ہمیں ایک کامل مکمل شریعت سے نوازا ہے، جو ایک مکمل ضابطہ حیات اور نظام زندگی ہے، یہ نظام اپنے اندر اس قدر جامعیت رکھتا ہے کہ اس میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق سنہری تعلیمات موجود ہیں۔ اس میں حقوق اللہ کا بھی درس ہے اور حقوق العباد کا بھی۔ اور یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی بدولت اسلام ہمیں دنیا اور آخرت کی تمام تر کامیابی اور ترقی، امن، چین سکون اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے۔ اور اس مقصد کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ اسی کامل ذات کی عطا ہے جو ہمارا خالق ہے اور اسی نے دنیا میں بھیجا ہے اور وہ ہماری ضروریات سے لے کر ہماری کامیابی اور خوشحالی تک کے تمام تر فوائد بخوبی جانتا ہے۔

اسی کے ضمن میں یہ بات بھی مد نظر رہے کہ اسلام ہمیں اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے دو اہم باتوں کا درس دیتا ہے:

1: ہر اس چیز سے اجتناب جو اس مقصد سے دور کر دے۔ 2: ہر اس چیز سے لگاؤ جو ہمیں مقصد کے قریب کر دے۔

مقصد کے حصول میں وقت کا کردار:

اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے جو چیز سب سے زیادہ اہم ہے وہ یہی وقت ہے، یہ وقت ہی وہ مہلت اور موقع ہے جس میں اس عظیم مقصد کو پایا جاسکتا ہے۔ دیگر نظاموں میں زندگی کا مقصد:

لیکن اگر ہم دیگر نظاموں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے مقصد کا تمام تر فلسفہ دنیا اور مادیت کے حصول کے گرد گھومتا نظر آتا ہے، اور مادیت پرستی کی تعلیم دیتا ہے، جس میں اللہ کے حقوق کا ذکر ہی نہیں ملتا، اس سے بھی ان کے مقصد کا کھوکھلا پن نمایاں ہو جاتا ہے کہ جو ان کا خالق و مالک ہے اسی ذات کے لیے ان کے مقاصد میں حصہ نہیں، اور یہ آخرت کی زندگی کو زیر بحث لانے کو تیار ہی نہیں، یہی وجہ

ہے کہ انھوں نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور آخرت سے غافل ہیں جبکہ اسلام دنیا کی زندگی کے بارے میں یوں ذہن سازی کرتا ہے کہ اس دنیا میں اس طرح رہو جیسے کہ کوئی مسافر ہو یا راہ گزر۔ اور پھر ان نظاموں کے طے کردہ مقصد کا بُود اپن اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بندوں کا بنایا ہوا فلسفہ ہے، تو انسانی عقل کیا اور اس کا کمال کیا؟!!

مقصد کے حصول میں رکاوٹ بننے والے امور:

بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمارے مقصد میں رکاوٹ بنتی ہیں، اگر ہم ان کو اپنی زندگی سے دور نہیں کریں گے تو ظاہر ہے کہ ہم اپنے مقاصد پورے نہیں کر پائیں گے۔ یاد رہے کہ مقصد کے حصول میں رکاوٹ بننے والے 12 امور یہ ہیں:

• بے مقصد ماحول کہ انسان ایسے ماحول میں اٹھے بیٹھے جس کا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔

• بُری صحبت کہ ایسے لوگوں کی ہمنشین اختیار کی جائے جو غیر مفید بلکہ نقصان دہ امور میں مبتلا کر دیں۔

• مقصد سے دور کرنے والی چیزوں سے وابستگی۔

• کم ہمتی۔

• مایوسی۔

• سستی۔

• سہولت پسندی۔

• آرام پسندی۔

• مقصد کی اہمیت دل میں نہ ہونا۔

• مقصد کے فوائد کا استحضار نہ رکھنا۔

• جذباتیت۔

• عُجَلت پسندی۔

مقصد کیسے متعین کیا جائے؟

یہاں تک کی تفصیلات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد ہے اور بامقصد زندگی گزارنا ہی کامیابی ہے، اب آگے بڑھتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ مقصد کیسے متعین کیا جائے؟ تو اس حوالے سے یہ بات تو بالکل ہی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے دنیا میں آنے کا ایک عظیم مقصد متعین فرمادیا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ بندے کی ساری کوشش اسی کے گرد گھومنی چاہیے، اور وہ مقصد ہے: اللہ کی عبادت اور اس کی رضا کا حصول۔ یہی زندگی کا حاصل اور خلاصہ ہے اور یہی منزل مقصود ہے۔ یہ مقصد اس قدر وسیع ہے کہ دنیا کی ہر معقول ترقی اور کامیابی اس میں سما جاتی ہے، یعنی اس اُخروی عظیم مقصد کو پانے میں دنیا کی کوئی ترقی مانع نہیں، بلکہ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ تعلیم، تجارت، ملازمت، سیاست، عدالت، وکالت، زراعت، خدمتِ خلق، ملک و قوم کا تحفظ جیسے امور میں سے کسی بھی میدان کے ساتھ وابستہ ہو سکتے ہیں، مگر پیش نظر وہی عظیم مقصد رہے، اس پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے پائے۔ اس لیے زندگی کے لیے مقصد متعین کرنے میں ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے:

- 1: اللہ کی بندگی اور رضامندی کو اصل مقصد بنائے۔
- 2: ایسے مقصد کا انتخاب کیا جائے جو آپ کی ذات سے لے کر معاشرے اور ملک و ملت کے لیے مفید اور اہم ہو۔
- 3: وہ مقصد دنیا کی خوشحالی اور آخرت کی کامیابی لیے ہوئے ہو۔

مقصد کے حصول اور بامقصد زندگی گزارنے کے 4 بنیادی اجزا:

1. دنیا اور آخرت کی کامیابی پر مشتمل مقصد کی تعیین۔
2. مقصد کے حصول کے لیے تنظیم وقت۔
3. مقصد کے حصول میں معاون اسباب کو جمع کرنا۔
4. مقصد میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اسباب سے دوری اختیار کرنا۔

ان باتوں کی روشنی میں جب آپ زندگی کا کوئی مقصد متعین کر لیں تو پھر اپنا تن من دھن سب اسی پر قربان کر لیں، اسی مقصد کے حصول کے لیے ہر اس کام کو اہمیت دیں جو آپ کو آپ کے مقصد کے قریب کرے اور آپ کے مقصد کے حصول میں معاون ہو، جبکہ ہر اس کام سے دور رہیے جو آپ کو آپ کے مقصد سے دور کر دے اور اس میں رکاوٹ بنے۔ یاد رہے کہ مقصد سے جنون کی حد تک لگاؤ رکھنا ہی کامیابی ہے۔

زندگی کے کاموں کی تقسیم:

زندگی میں سرانجام دیے جانے والے کاموں کا اگر ہم جائزہ لیں گے تو ان کی چار اقسام بنتی نظر آتی ہیں:

- ضروری امور: جو مقصد کے حصول میں معاون ہوں۔
 - تفریحی امور: مقصد کے حصول میں تھکاوٹ کے بعد تازہ دم رہنے کے لیے سرانجام دیے جانے والے امور۔
 - بے کار امور: مقصد میں کسی طرح معاون نہ بننے والے یعنی بے فائدہ امور۔
 - نقصان دہ امور: جو مقصد میں رکاوٹ ہوں یا جو کسی بھی طرح نقصان دہ ہوں۔
- ضروری امور تو زندگی کے مقاصد میں شامل ہوتے ہیں اس لیے ان کو کرنا ہی ہوتا ہے، جبکہ تفریحی امور تازگی اور آرام کے لیے ہوتے ہیں، اور بے کار امور میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور نقصان دہ امور سے بچنا ہی اہم ہے۔

اسلامی زبان میں یوں سمجھیں:

- مشروع امور: جس میں فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات سب داخل ہیں۔
- مباحات: یعنی جائز امور۔
- لایعنی امور: دنیا اور آخرت میں بے فائدہ امور۔
- ممنوع امور: یعنی حرام اور مکروہ امور۔

اسلامی نقطہ نظر سے مشروع امور مقصد کے حصول میں معاون ہیں، اس لیے ان کو اوڑھنا بچھونا بنانا چاہیے کہ یہی زندگی کا مقصد ہیں۔ ناجائز امور مقصد میں رکاوٹ بلکہ نقصان دہ ہوتے ہیں، اس لیے ان سے اجتناب کریں۔ مباحات یعنی مفید جائز امور، یہ بھی زندگی کا حصہ ہیں، ان کے لیے بھی وقت ہونا چاہیے، البتہ ان میں اس قدر انہماک نہیں ہونا چاہیے کہ ان کی وجہ سے مقصد کے حصول میں خلل آئے۔ لایعنی امور سے اجتناب کریں کہ وہ ہر لحاظ سے بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے کا سبب ہیں۔

اس بات کو مزید واضح کرنے اور تفصیل سے سمجھنے کے لیے زندگی کے کاموں کو چار اقسام میں یوں تقسیم کرتے ہیں:

- 1: امپورٹنٹ ارجنٹ: وہ کام جو اہم بھی ہو اور فوری بھی۔
- 2: امپورٹنٹ غیر ارجنٹ: جو اہم ہو لیکن فوری نہ ہو۔
- 3: ارجنٹ غیر امپورٹنٹ: جو فوری تو ہو لیکن اہم نہ ہو۔
- 4: غیر ارجنٹ غیر امپورٹنٹ: جو فوری بھی نہ ہو اور اہم بھی نہ ہو۔

امپورٹنٹ اور ارجنٹ سے متعلق 3 اہم اصول:

1: ہر امپورٹنٹ ارجنٹ نہیں ہوا کرتا۔ ہر ارجنٹ امپورٹنٹ نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک کام امپورٹنٹ تو ہو لیکن ارجنٹ نہ ہو، اور ایک کام ارجنٹ تو ہو لیکن امپورٹنٹ نہ ہو، اور ایک کام امپورٹنٹ بھی ہو اور ارجنٹ بھی ہو، اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ایک کام امپورٹنٹ بھی نہ ہو اور ارجنٹ بھی نہ ہو۔ (منطقی حضرات کی اصطلاح میں یوں سمجھیں کہ امپورٹنٹ اور ارجنٹ کے مابین عموم خصوص میں وجہ کی نسبت ہے۔)

- 2: کسی کام کے ارجنٹ نہ ہونے کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ہم اس کو ٹالتے رہیں یا بالکل چھوڑ ہی دیں۔
- 3: ہر ارجنٹ کام کرنے کا نہیں ہوتا۔

اسٹیفن کووی نے اپنی مایہ ناز کتاب:

(The Seven Habits of Highly Effective People)

یعنی مؤثر ترین لوگوں کی سات عادتیں“ میں اس نظریہ کو پیش کرتے ہوئے ایک چوکور خانے کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، چوں کہ ہر خانے کو Quadrant کہا جاتا ہے، اس لیے ہر ایک کو 1، 2، 3، 4 کا نام دے دیا ہے، جس کو مختصر انداز میں Q1، Q2، Q3 اور Q4 قرار دیا جاتا ہے، اور ہر حصے میں مذکورہ بالا چار طرح کے کاموں میں سے ہر ایک کو اس تفصیل کے مطابق رکھا ہے:

Q1 میں وہ کام شامل ہیں جو اہم اور جتنی بھی ہوں اور جتنی بھی۔

Q2 میں وہ کام شامل ہیں جو اہم اور جتنی بھی ہوں لیکن جتنی بھی نہ ہوں۔

Q3 میں وہ کام شامل ہیں جو اہم اور جتنی بھی نہ ہوں مگر جتنی بھی ہوں۔

Q4 میں وہ کام شامل ہیں جو نہ تو اہم اور جتنی بھی ہوں اور نہ جتنی بھی۔

اس کو Time Quadrant System کہتے ہیں جو کہ ایک مفید سسٹم ہے ٹائم مینجمنٹ

کے لیے۔

اس بحث کو تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں:

پہلا مرحلہ: اس میں ہم یہ جانیں گے کہ ہمارا کون سا کام کون سے Quadrant میں آتا ہے، یعنی وہ کام

Q1 میں سے ہے یا Q2، Q3 یا Q4 میں سے؟

دوسرا مرحلہ: اس میں ہم یہ جانیں گے کہ کون سے Quadrant سے کس طرح نمٹا جائے؟

تیسرا مرحلہ: اس میں ہم یہ جانیں گے کہ ان چاروں Quadrant کا آپس میں کیا تعلق ہے اور کس طرح

یہ مراحل پیچیدہ ہو جاتے ہیں؟

پہلے ہم ارجنٹ اور امپورٹنٹ کی تعریفات بیان کرتے ہیں:

اہم (Important):

جو کام آپ کو اپنے مقصد کے قریب کرے اور اس میں معاون ہو تو وہ اہم (Important) ہے۔ چاہے دینی امور میں سے ہو یا دنیوی امور میں سے۔ اس کے علاوہ جو امور مقصد یا اس کے حصول میں معاون نہ ہوں تو وہ غیر اہم ہیں۔

”اہم“ سے متعلق تین بنیادی اصول:

- 1: اہم ہونے کا تعلق کام سے ہوا کرتا ہے، اور یہ کام کی صفت ہے کہ کوئی کام ہی اہم یا غیر اہم ہوتا ہے۔ اس کا وقت سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ کام ارجنٹ ہے بھی یا نہیں۔
- 2: اہم ہونے کا تعلق ہر شخص کی اپنی ذات سے ہوا کرتا ہے کہ عین ممکن ہے کہ ایک کام کسی کے لیے اہم ہو جبکہ دوسرے کے لیے غیر اہم ہو۔
- 3: اہم ہونے کا تعلق مقصد سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ تعریف میں بیان ہوا۔

ارجنٹ (Urgent):

ارجنٹ (Urgent) وہ کام یا سرگرمی جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص یعنی مقید ہو کہ اگر اس وقت سرانجام نہ دی جائے تو بعد میں بعینہ اسی طرح ادا نہ ہو سکے۔

ارجنٹ سے متعلق بنیادی اصول:

ارجنٹ ہونے یا نہ ہونے کا تعلق وقت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ وقت کی صفت ہے نہ کہ کام کی۔ اس لیے ارجنٹ کو اس سے غرض نہیں کہ وہ کام اہم ہے بھی یا نہیں، بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ فوری ہے یا نہیں۔ مثال: دو طرفہ سڑک پر جاتے ہوئے مخالف سمت سے آنے والی گاڑی کو دیکھنا۔ آج ختم ہونے والی سیل پر خریداری کرنے جانا۔ اڑتے ہوئے جہاز کو دیکھنا۔ نماز جنازہ ادا کرنا۔ نماز میں سورت فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(نوٹ: شریعت کے وہ تمام احکام جو وقت کے ساتھ مقید ہیں وہ ارجنٹ میں داخل ہیں۔ پھر ان کی دو اقسام ہیں:

1: بعض احکام وہ ہیں جو کسی فضیلت کے حصول تک کے لیے ارجنٹ ہیں، جیسے مستحب وقت میں نماز ادا کرنا۔

2: بعض احکام وہ ہیں جو ادا اور قضا کے اعتبار سے ارجنٹ ہیں کہ بروقت ادائیگی نہ ہو تو وہ قضا ہو جاتے ہیں۔
نوٹ: اصول فقہ میں ادا اور قضا کی مکمل بحث اس فلسفہ کو سمجھنے کے لیے مفید ہے۔)

ان دونوں تعریفات کے پیش نظر ہمارے سب کاموں کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جو ہم نے ماقبل میں وقت کی چوتھائی (Time Quadrant) کے عنوان سے شروع کیا تھا۔

Q1 سرگرمیاں: وہ سرگرمیاں جو اہم اور ارجنٹ دونوں ہیں:

یہ وہ سرگرمیاں ہیں جو بیک وقت اہم (Important) بھی ہیں اور فوری (Urgent) بھی۔ جیسے ایک آدمی کو دل کا دورہ پڑا، تو ہم نے اس آدمی کو زندگی بچانے کی خاطر ہسپتال لے جانا ہے اس لیے یہ کام اہم ہے اور اس میں ہم تاخیر بھی نہیں کر سکتے یعنی ارجنٹ بھی ہے۔ مختصر آس کو ہم Q1 سرگرمیاں یا صرف Q1 کہتے ہیں۔

Q1 سرگرمیوں کی مزید چند مثالیں: آگ لگنے یا حادثہ ہونے پر رد عمل۔ انٹرویو کے لیے وقت پر پہنچنا۔ جماعت کے ساتھ روزانہ نماز پڑھنا۔ بھوکے بچے کو کھانا کھلانا۔ وقت مقررہ تک کام نمٹانا۔ پرواز کے لیے ایئر پورٹ پہنچنا۔ زندگی بچانے والی ادویات وقت پر کھانا۔ جمعہ کی نماز پڑھنا۔ عین آخری وقت میں نماز پڑھنا۔ بروقت پیراشوٹ کھولنا۔ آخری دن بل کی ادائیگی کرنا۔ ایمر جنسی کے وقت بریک لگانا۔

Q2 سرگرمیاں: وہ سرگرمیاں جو اہم تو ہیں لیکن ارجنٹ نہیں:

اس چوتھائی (Quadrant) کی مثال ہے ورزش کرنا کہ یہ اہم تو ہے لیکن اس میں تاخیر ہو سکتی ہے، آج ورزش نہ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انہیں بعد میں یا اگلے دن نہیں کر سکتے۔

Q2 سرگرمی کی چند مثالیں: بچوں کی شادیاں کرانا۔ آرام کرنا۔ کھانا کھانا۔ روزمرہ کی کاروباری سرگرمیاں۔ خاندان کے افراد کے ساتھ وقت گزارنا۔ ورزش کرنا۔ معمول کا طبی معائنہ۔ کار کی باقاعدہ مرمت۔ حج کی ادائیگی کے لیے پروگرام بنانا۔ شادی کرنا۔ اپنا گھر تعمیر کرنا۔ وقت سے پہلے بل کی ادائیگی کرنا۔ چھٹیوں کے شروع میں ہوم ورک کرنا۔ قبل از وقت امتحان کی تیاری کرنا۔ گاڑی میں آئل تبدیل کرنا۔

Q1 اور Q2 میں تعلق:

Q1 اور Q2 سرگرمیوں میں باہمی گہرا تعلق ہے، کیوں کہ اگر Q2 سرگرمیاں زیادہ دیر تک ملتوی کر دی جائیں تو یہ Q1 چوتھائی Quadrant میں منتقل ہو جائیں گی۔ جیسے: باقاعدگی سے گاڑی کی مرمت ایک عام Q2 سرگرمی ہے، اگر اس میں زیادہ تاخیر کر دی جائے تو کئی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے: چلتے چلتے گاڑی خراب ہو سکتی ہے اور Q1 والی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے، اب گاڑی کو سڑک سے ہٹانا Q1 سرگرمی ہے، انجن کی مرمت کرنا Q1 سرگرمی ہے، اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے متبادل انتظام کرنا Q1 سرگرمی ہے وغیرہ وغیرہ۔

نتیجہ: ایک سادہ سی Q2 سرگرمی کو نظر انداز کرنے سے کئی Q1 سرگرمیاں وجود میں آئیں، پس ہم نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ایک خاص وقت پر Q2 سرگرمی انجام دینے میں ناکامی سے Q2 سرگرمی Q1 سرگرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور دورانِ تاخیر کئی Q1 سرگرمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، جس کے نتیجے میں ہمیں کام کے معیار پر سمجھوتا کرنا پڑتا ہے اور نقصان اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

المیہ یہ ہے کہ بعض لوگ سستی کے باعث صرف Q1 زون میں ہی کام کرتے ہیں، Q2 زون میں شروع ہی نہیں کرتے، یہ لوگ انتظار کرتے ہیں کہ کام بحرانی شکل میں داخل ہو جائے یعنی Q1 زون میں داخل ہو جائے تو اس وقت یہ ضرورت محسوس کر لیتے ہیں کہ کام کو شروع کرنا چاہیے، جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ یہ ایک بری عادت ہے، نہ صرف ایسے لوگ زیادہ دباؤ کے تحت کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں بلکہ آئندہ کے ناموافق حالات اور برے نتائج سے بچنے کے امکانات بھی نہیں رکھتے۔

نتیجہ: اگر یہ لوگ Q2 میں اپنا کام سرانجام دیتے تو ان کے کام کا معیار Q1 کے مقابلے میں بہتر ہوتا۔

Q4 سرگرمیاں:

وہ سرگرمیاں جو نہ تو اہم ہیں اور نہ ہی ارجنٹ۔ جیسے: دکانوں میں نمائش کے لیے رکھی گئی چیزوں کو دیکھنا، فضول گپ شپ لگانا۔

اس حوالے سے یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ Q4 سرگرمیوں کے بارے میں لوگوں کی سمجھ مختلف ہو سکتی ہے، ایک کام جو ایک آدمی کے لیے Q4 سرگرمی ہوگی تو کسی دوسرے آدمی کے لیے Q2 سرگرمی ہو سکتی ہے، وجہ بالکل واضح ہے کہ زندگی میں لوگوں کے مقاصد مختلف ہوتے ہیں اور کسی چیز کے اہم ہونے کے حوالے سے ان کی سمجھ مختلف ہوگی۔

Q4 سرگرمیوں کی چند مثالیں: دکانوں میں نمائش کے لئے رکھی گئی چیزوں کو صرف دیکھنا (Window Shopping)۔ غیبت کرنا۔ کسی کو گالی دینا۔ بلاوجہ لوگوں سے لڑائی جھگڑے کرنا۔ گاڑی چلاتے ہوئے بلاوجہ سڑک پر اشتہاری بورڈ دیکھنا۔

Q3 سرگرمیاں: جو غیر اہم مگر ارجنٹ ہیں:

Q3 کو سمجھنے کے لیے آپ کو اہم اور ارجنٹ میں فرق کرنا ہوگا، اس لیے ہم Q3 کی چند مثالیں لیتے ہیں: ختم ہونے والی سیل سے ایسا کپڑا خریدنا جس کی ضرورت نہ تھی۔ ایسی تقریب میں شرکت جو کسی بامعنی ہدف کی طرف لے کر نہ جا رہی ہو۔ کسی غیر ضروری آواز پر متوجہ ہو جانا۔ دوران ڈرائیونگ اشتہاری بورڈ پڑھنا۔ کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں بچنے والی فون کی گھنٹی پر فون اٹھانا۔

Quadrant ربع جات سے عمومی طور پر نمٹنا:

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ زندگی کی مختلف سرگرمیوں کی Quadrant کے ذریعے سے نشاندہی کی جاتی ہے، آئیے دیکھتے ہیں کہ Quadrant کی تمام سرگرمیوں سے عمومی طور پر کیسے نمٹا جاتا ہے؟

”Q1“ سے نمٹنا:

جب کبھی ہمیں Q1 صورتحال درپیش ہو تو اس کا تقاضا ہی یہی ہوتا ہے کہ اسے فوری طور پر انجام دیا جائے، پھر اگر ایک سے زائد Q1 ہوں تو ایسے میں جو سب سے اہم ہو اس کو انجام دیا جائے۔ جیسے: ایک آدمی روڈ پر ڈرائیونگ کر رہا ہے، جس کے ایک طرف گھر اسمندر ہے اور دوسری طرف پہاڑ ہے۔ گاڑی کے بے قابو ہونے کی صورت میں یا تو گاڑی پہاڑ سے ٹکرانی ہے یا سمندر میں گرانی ہے، اب وہ کس راستے کا انتخاب کرے گا، یقیناً وہ اپنی گاڑی کو پہاڑ سے ٹکرادے گا۔

”Q2“ سے نمٹنا:

Q2 سرگرمی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس میں تاخیر نہ کی جائے، اس کو ٹالنا نہ جائے۔ یاد رہے کہ اس میں سستی اور غفلت اس کو Q1 میں داخل کر دے گی۔

”Q4“ سے نمٹنا:

اس سرگرمی کی خوبی یہی ہے کہ اس کو زندگی سے نکال دیا جائے، اگر ہم اس سے اجتناب کریں گے تو خود بخود بہت سا وقت ہمیں میسر آئے گا۔ لیکن اگر ہم اسے سرانجام دیں گے تو یہ بہت سا وقت ضائع کر دے گا اور ہماری جو دیگر سرگرمیاں ہیں ان کے اوقات کو بھی متاثر کر دے گا۔ یاد رکھیے کہ ”اب میرے پاس بہت سا وقت ہے“ یہ اس انسان کا تبصرہ ہوتا ہے جس نے Q4 سرگرمیاں چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

”Q3“ سے نمٹنا:

Q4 کی طرح Q3 بھی غیر اہم اور ہمارا وقت ضائع کرتا ہے اور ہماری زندگی کو کسی بھی طرح قیمتی نہیں بناتا۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایسی تمام سرگرمیوں کے لیے فلٹر لگالیں، ایسے اصول طے کر لیں کہ جن کی وجہ سے ایسے کاموں سے واسطہ نہ پڑے۔ جیسے اگر آپ کو بے جانفون آتے ہیں، یا ملاقات کے لیے بے جا لوگ آتے ہیں جو آپ کو مقصد سے دور لے جاتے ہیں تو ان کے لیے اصول بنالیں۔

تاخیر: اسباب، نقصانات اور حل:

زندگی کے بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں ہمیں تاخیر ہو جاتی ہے اور ہم بروقت وہ کام انجام نہیں دے پاتے، چاہے وہ دنیوی امور ہوں یا دینی، جیسے اسکول تاخیر سے پہنچنا، ملازمت کے لیے تاخیر ہو جانا، نماز کی تکبیر اولیٰ یا جماعت ہی کا نکل جانا، شادی بیاہ یا اس جیسی دیگر تقریبات میں دیر ہو جانا، اس طرح کے بہت سے امور ہیں کہ جن میں ہم تاخیر کر لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہم بہت سے فوائد اور فضائل سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ کئی کام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان میں تاخیر کی وجہ سے ہمیں انتہائی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے، صدمہ پہنچتا ہے، اور نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

(وقت کی چوتھائیوں سے متعلق اس اہم بحث میں مفتی عبدالمتین صاحب کی مرتب کردہ کتاب ”حکمتِ عملی پر مبنی وزن اور تنظیم وقت“ سے کافی مدد لی گئی ہے۔)

تاخیر ہونے کے گیارہ نقصانات:

- وعدہ خلافی۔
- ایذا رسانی۔
- اعتماد کو ٹھیس پہنچنا۔
- پروگرام اور تقریب پر منفی اثر پڑنا۔
- کردار کا داغ دار ہونا۔
- فوائد اور فضائل سے محرومی۔
- اس دینی یا دنیوی کام سے کماحقہ فوائد کا عدم حصول۔
- ملازمت میں ریکارڈ کی خرابی
- ضروری امور سے محرومی کا نقصان۔
- پریشانی۔

تاخیر کے اسباب:

اس بے ڈھنگ سی زندگی گزارنے اور اس قدر پریشانی اور محرومی کا سامنا کرنے کے باوجود بھی ہمیں احساس بلکہ علم ہی نہیں ہوتا کہ آخر تاخیر کیوں ہو جاتی ہے؟ تو یاد رہے کہ تاخیر کے پانچ اسباب یہ ہیں:

1: اس کام کی اہمیت کا دل میں نہ ہونا کہ جس کی وجہ سے وقت پر پہنچنا ضروری سمجھا جائے۔

۲: وقت پر پہنچنے کی اہمیت کا دل میں نہ ہونا۔

3: نظام الاوقات کا نہ ہونا۔

4: بفر وقت نہ رکھنا: حفاظتی تدابیر کے طور پر درکار وقت سے اضافی وقت کو ”بفر وقت“ کہا جاتا ہے۔

ہماری تاخیر کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کام کو سرانجام دینے کے تمام مراحل میں اضافی وقت نہیں رکھتے، اضافی وقت کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو کہیں پہنچنا ہے تو ہم گھر سے اپنی مطلوبہ جگہ تک پہنچنے کا وقت ذہن نشین رکھتے ہیں کہ اتنے منٹ کا سفر ہے، جبکہ ہم یہ بھول رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں گھر سے بھی نکلنا ہے، باہر آنے کے بعد اگر کوئی چیز گھر بھول جائیں تو اس کے لیے بھی واپس گھر جانا ہے، بانیک میں پٹرول بھی ختم ہو سکتا ہے، اس میں خرابی بھی آسکتی ہے، راستے میں ہمیں سواری ملنے میں بھی دیر ہو سکتی ہے، ٹریفک بھی جام ہو سکتا ہے، یا یوں سمجھ لیں کہ آپ نے نماز کی تکبیر اولیٰ میں شرکت کرنی ہے تو اس میں بھی ہم بفر وقت نہیں رکھتے کہ مجھے بیت الخلا بھی جانا ہے، وضو بھی کرنا ہے، جائے وضو میں رش بھی ہو سکتا ہے، مجھے گھر سے بھی نکلنا ہے، مسجد تک پہنچنا ہے، پھر مسجد میں داخل ہونے کے بعد صف تک بھی پہنچنا ہے، ظاہر ہے کہ ان تمام امور کے لیے بھی وقت چاہیے، اس طرح کے جتنی بھی چیزیں درپیش آتی ہیں، آخر ان کے لیے بھی تو وقت چاہیے ہوتا ہے، جب ہم اس بفر وقت کی رعایت نہیں رکھتے تو ہمیں تاخیر ہو ہی جاتی ہے، اور تعجب یہ کہ عموماً اس قدر ہی تاخیر ہوتی ہے جس قدر ہم ان اضافی کاموں کے لیے وقت نہیں رکھتے۔

5: متعدد کام ایک ہی وقت میں جمع کر لینا: جب کام وقت پر ادا نہ کیے جائیں تو پھر ایسا وقت آتا ہے کہ متعدد کام

ہمارے ذمے جمع ہو جاتے ہیں، پھر اس کی وجہ سے کاموں میں تاخیر ایک لازمی امر ہے۔

بر وقت پہنچنے کا طریقہ کیا ہے؟

بر وقت پہنچنے کی اہمیت پیدا کریں۔ گھر سے لے کر مطلوبہ مقام تک پہنچنے اور کام شروع کرنے تک درکار وقت کا تخمینا لگائیں۔ بفر وقت بھی رکھیں تاکہ ہنگامی صورتحال میں وہ کام آسکے، اسی طرح تاخیر کی وجوہات کا زندگی سے خاتمہ کریں تو امید ہے کہ ہمیں آئندہ تاخیر کی شکایت نہیں ہوگی۔

خلاصہ:

زندگی کے اوقات بہت ہی قیمتی ہیں، ان کو تول تول کر خرچ کیا جائے،
 لایعنی کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے مقصد کے حصول کی کوشش کی جائے،
 زندگی کو ایک نظام الاوقات کے تحت بسر کیا جائے،
 اللہ کی رضا کو بہر صورت مد نظر رکھا جائے۔
 یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے!!

مبین الرحمن

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499